32627- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم نہیں تھا کہ قیامت کب قائم ہوگی ؟

سوال

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم تھا کہ قیامت کب قائم ہوگی ؟

پسندیدہ جواب

قیامت کب قائم ہوگی اس کا علم صرف اللہ تعالی کو ہی ہے اور یہ ایسا علم غیب ہے جو اللہ تعالی نے اپنے ساتھ مخصوص رکھا ہے اور اس پر کسی کو بھی مطلع نہیں کیا نہ تو کسی نبی کو اور نہ ہی کسی ولی اور مقرب فرشتوں کو، حتی کہ انبیاء کے سردار ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کا علم نہیں دیا گیا، انہیں یہ علم نہیں تھا کہ قیامت کب قائم ہوگی ۔

کتاب وسنت میں اس کے دلائل بھرے پڑے ہیں کہ قیامت کا علم غیب ہے کسی بھی مخلوق کا اس کا علم نہیں ذیل میں ہم اس کے دلائل پیش کرتے ہیں :

قرآن مجید کے دلائل :

1-اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا ؟ ، آپ فرمادیجئے کہ اس کا علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے، اس کو اس کے وقت پر اللہ تعالی کے سوا کوئی اور ظاہر نہیں کرے گا، وہ آسمانوں اور زمین میں بڑا بھاری حادثہ ہوگا، وہ تم پر محض اچانک آپڑے گی، وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے گویا آپ اس کی تحقیق کرچکے ہیں، آپ فرمادیجئے کہ اس کا علم خاص اللہ تعالی ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ جانتے ہی نہیں}.الاعراف (187) ۔

2-ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{لوگ آپ سے قیامت کے بارہ میں سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے! کہ اس کا علم تو اللہ تعالی ہی کے پاس ہے آپ کو کیا خبر بہت ممکن ہے کہ قیامت بالکل ہی قریب ہو}.الاحزاب (63) ۔

لوگ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے وقت کے بارہ میں پوچھا کرتے ہیں تو اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ وہ انہیں کہیں کہ اس کا علم اللہ تعالی کے پاس ہے .{آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ تعالی ہی کے پاس ہے}. ۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس آیت میں اللہ تعالی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتا رہیں نہیں کہ آپ کے پاس قیامت کے بارہ میں کوئی علم نہیں، اور اگر لوگ ان سے اس کے بارہ میں سوال کریں تو وہ ان کی راہنمائی کریں کہ اس کا علم تو صرف اللہ تعالی کے ہی پاس ہے ۔

دیکھیں تفسیر ابن کثیر (527/3)

شیخ سنقیطی رحمہ اللہ تعالی اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

یہ تو معلوم ہی ہے کہ انما حصر کا صیغہ ہے تو اس طرح آیت کا معنی اس طرح ہوگا : قیامت کا علم تو صرف اللہ تعالی کو ہی ہے اس کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا ۔

دیکھیں اضواء البیان (604/6)

3-اور ایک مقام پر اللہ تبارک وتعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

.{لوگ آپ سے قیامت کے وقوع کے وقت کے بارہ میں سوال کرتے ہیں، آپ کو اس کے بیان کرنے سے کیا تعلق ؟ اس کے علم کی انتہاء تو اللہ تعالی کی جانب ہے، آپ تو صرف اس سے ڈرتے رہنے والوں کو آگاہ کرنے والے ہیں}.النازعات (42-45)۔

شیخ عبدالرحمن السعدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اور اس لیے کہ جب قیامت کے علم کے بارہ میں بندوں کے لیے کوئی دینی اور نہ ہی دنیاوی مصلحت تھی، بلکہ ان کے لیے مصلحت تو اسی میں تھی کہ ساری مخلوق سے اس کا علم چھپایا جائے اور اسے اللہ تعالی اپنے ہی پاس رکھے تو اللہ تعالی نے اس کے بارہ میں فرمایا :

.{اس کے علم کی انتہاء تو اللہ تعالی ہی کے پاس ہے}.اھ

4-اور ایک مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

.{بلاشبہ قیامت کا علم تو اللہ تعالی ہی کے پاس ہے اور وہی بارش نازل فرماتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو کچھ ہے اسے بھی وہی جانتا ہے}.لقمان (34)۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(غیب کی پانچ کنجیاں ہیں :

(قیامت کا علم اللہ تعالی ہی کے پاس ہے، اور وہی بارش نازل فرماتا ہے، اور جو کچھ ماں کے پیٹ میں ہے اسے بھی وہی جانتا ہے، اور کسی نفس کو یہ علم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا، اور نہ ہی کسی نفس کو یہ علم ہے کہ وہ کونسی جگہ پر مرے گا، یقینا اللہ تعالی علم رکھنے والا اور خبر دار ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (4627)۔

اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں کہ یہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا، اسے نہ تو کوئی مقرب فرشتہ ہی جانتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی مرسل اس کا علم رکھتا ہے، لھذا جو بھی ان اشیاء میں سے کچھ جاننے کا دعوی کرے اس نے قرآن مجید کی مخالفت کی وجہ سے کفر کا ارتکاب کر رہا ہے ۔

دیکھیں تفسیر القرطبی (82/4)۔

اور حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

وہ وہ مفاتیح الغیب ہیں جن کا علم اللہ تعالی نے اپنے پاس ہی رکھا ہے اللہ تعالی کے بتائے بغیر اس کا علم کسی کو بھی نہیں ہوسکتا، نہ تو قیامت کے وقت کا علم کسی نبی مرسل کو ہے اور نہ ہی کسی مقرب فرشتے کو۔ اھ

دیکھیں تفسیر ابن کثیر (462/3)

وہ احادیث جن میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ قیامت کا علم اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کو نہیں :

1-وہ حدیث جو حدیث جبریل کے نام سے مشہور ہے میں ہے کہ :

جبریل علیہ السلام نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب قائم ہوگی ؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا تھا :

(جس سے سوال کیا جارہا ہے وہ قیامت کے بارہ میں سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا) صحیح مسلم حدیث نمبر (8) ۔

2-جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی موت سے ایک ماہ قبل یہ فرماتے ہوئے سنا :

(تم مجھ سے قیامت کے بارہ میں سوال کرتے ہو، اس کا علم تو اللہ تعالی ہی کے پاس ہے ، میں اللہ تعالی کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ زمین پر زندہ رہنے والی چیز پر سو سال نہیں آئیں گے) صحیح مسلم حدیث نمبر (2538) ۔

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ :

اس حدیث کا معنی یہ نہیں کہ سو برس سے قبل ہی قیامت قائم ہوجائے گی بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا اس وقت جو بھی روئے زمین پر پائی جانے والی ہر جاندار چیز سو برس سے زیادہ زندہ نہیں رہے گی اور سو برس کے قبل ہی اسے موت آجائے گی ۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے اپنی صحیح میں ابن عمر رضی اللہ تعالی سے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی مراد یہ تھی کہ اس سے وہ صدی ختم ہوجائے گی ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (2537) ۔

تو اس حدیث سے یہ احتمال بھی ختم ہوجاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیامت کا علم تھا ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جبریل علیہ السلام نے یہ سوال ایک ماہ قبل کیا تھا ۔

لھذا جو شخص بھی یہ خیال رکھے اور اس کا گمان ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے وقوع ہونے کے وقت کا علم تھا وہ جاھل ہے ، کیونکہ اوپر بیان کی گئی قرآنی آیات اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا رد کررہی ہیں ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب المنار المنیف میں کہتے ہیں :

ہمارے دور میں علم کا دعوی کرنے والے کچھ لوگ سفید اور کھلا جھوٹ بول رہے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے قائم ہونے کا وقت معلوم تھا ، حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث جبریل علیہ السلام میں تو یہ فرمایا ہے کہ :

(جس سے سوال کیا جارہا ہے اسے اس کے بارہ میں سائل سے زیادہ علم نہیں) ۔

اپنے آپ کو عالم کہنے والے اس میں تحریف کرکے یہ کہتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ :

میں اور تو ہم دونوں ہی جانتے ہیں ۔ یہ تو سب سے بڑی جہالت اور سب سے زیادہ قبیح تحریف ہے ، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسے ایک اعرابی خیال کر رہے ہوں اسے یہ کہیں کہ میں اور تو ہم دونوں ہی قیامت کے وقت کو جانتے ہیں ۔

لیکن یہ جاہل کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم تھا کہ وہ جبریل علیہ السلام ہیں ، حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے مندرجہ ذیل فرمان میں یہ کہہ رہے ہیں کہ :

(اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جبریل علیہ السلام جس شکل میں میرے پاس آئے میں نے انہیں پہچان لیا لیکن اس (اعرابی کی) شکل میں نہیں پہچان سکا) مسند احمد ، شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ اس کی اسناد صحیح ہے ۔ ۔ ۔ ۔

بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ دیر بعد یہ علم ہوا کہ یہ جبریل علیہ السلام تھے ، جیسا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

میں کچھ دیر ٹھرا تو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اے عمر تجھے معلوم ہے کہ یہ سائل کون تھا ؟) صحیح مسلم حدیث نمبر (8) ۔

اور یہ جاہل و محرف کہتا ہے کہ سوال کے وقت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم ہو چکا تھا کہ یہ جبریل علیہ السلام ہیں ، لیکن آپ نے اپنے صحابہ کرام کو کچھ دیر کے بعد بتایا کہ وہ جبریل علیہ السلام تھے ۔

پھر دوسری بات یہ بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان :

(جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا) ہر سائل اور ہر مسئول کے لیے عام ہے ، اس لیے کہ قیامت کے متعلق ہر سائل اور جس سے سوال کیا جا رہا ان کی حالت ایک جیسی ہے ۔ اھ

کچھ کمی و بیشی اور اختصار کے ساتھ ۔

واللہ اعلم.